REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD No P/GDP-3.

جلد ۲۸

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین :- جاوید اقبال اختر ، محمد انعام غوری

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۳۶

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالک غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴؍ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۲۸؍ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لیے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

★ — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب جماعت ، حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۴؍ تبوک (ستمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیروعافیت سے ہیں ۔ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ ۔ احباب موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیروعافیت ہیں ۔ الحمد للہ ۔

۱۳؍ شوال ۱۳۹۹ ہجری ۔ ۶؍ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۔ ۶؍ ستمبر ۱۹۷۹ء

انڈونیشیا میں ۳۴۳ افراد کا قبولِ حق !

ستر لاکھ روپے کی مالیت سے ۲ دو مساجد اور ایک مشن ہاؤس زیرِ تکمیل ہیں

جکارتہ ۔ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے حال ہی میں موصول ہونے والی ایک رپورٹ میں یہ خوشکن انکشاف کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا میں ۳۴۳ ۔ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی ہے ۔ یہ احباب چھ مختلف جگہوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں تنجر ، گاروت ، کیبون جی نے گون ، کباپوران اور جزیرہ بالی کی جماعت سوراپایا شامل ہیں ۔ نو احمدیوں میں سے ایک صاحب مذہبی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں جبکہ ایک اور صاحب یونیورسٹی کے طالب علم ہیں ۔

طلباء ، علماء ، فوجی اور پولیس آفیسرز — زیرِ تبلیغ ہیں ۔

انڈونیشیا کی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم پیپ سمانتری صاحب کی محررہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماہ جون میں ۱۴ جماعتوں میں ۲۱۸ افراد زیرِ تبلیغ ہیں ۔ ان میں عام لوگوں کے علاوہ عالمِ دین ، ہیڈ ماسٹر ، یونیورسٹی اور ہائی سکول کے طالب علم اور ایک بحری کیڈٹ اور ایک پولیس افسر بھی شامل ہیں ۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ انڈونیشیا کی سعید روحیں جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں آکر خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں ۔

۷۰ لاکھ روپے کی مالیت سے تین عمارتیں زیرِ تعمیر ہیں

جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے زیرِ اہتمام ۷۰ لاکھ روپے کی مالیت سے تین عمارتیں زیرِ تعمیر ہیں ۔ ان میں سے ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت سے ایک جامع مسجد چی سالدا جماعت میں زیرِ تعمیر ہے اور ۲۰ لاکھ روپے کی مالیت سے جزیرہ بالی کی جماعت سوراپایا میں دو عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں ۔ ان میں سے ایک مسجد اور ایک مشن ہاؤس ہوگا ۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت بالی کے پاس چار سو مربع میٹر اپنی زمین موجود ہے ۔ امید ہے کہ ۱۹۸۰ء تک یہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی ۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن مکرم محمود احمد چیمہ اور مبلغ اسلام مکرم محی الدین شاہ دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

(الفضل مؤرخہ ۱۸ ۸/۷۹ ش)

برطانیہ میں سات انگریزوں اور تین دیگر افراد کا قبولِ اسلام

لندن ۔ جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی کوششوں کے نتیجہ میں برطانیہ کے مادہ پرست اور بے راہ رو ماحول میں بھی سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آتی رہتی ہیں ۔ احمدیہ مسلم مشن لندن کے ترجمان رسالہ " اخبار احمدیہ " نے جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں یہ خوشکن خبر شائع کی ہے کہ اس مشن کی کوششوں سے حال ہی میں دس افراد صداقت قبول کر کے اسلام کی آغوش میں آگئے ہیں ۔ ان میں سے سات انگریز ہیں جبکہ تین افراد دیگر اقوام سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان نو احمدیوں کے نام یہ ہیں :- (۱) مسٹر گراہم ہوپ (۲) اظہر احمد چوہدری (۳) مسٹر ورلین بٹر (۴) مسٹر ڈی ۔ اے ۔ رابرٹسن (۵) مسٹر جمیل انتھونی کنگ (۶) مسز نبیہ کنگ (۷) مسٹر جان ۔ جے ۔ پیٹی گرلو (۸) مسٹر جان ڈینس بارے (۹) مسٹر ذوالفقار محمد نصرت (۱۰) مسز نشاط افزا ۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان نو احمدیوں کے ایمان میں مضبوطی اور روحانی ترقیات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

★ — ۲۷؍ جون کو راؤنڈ ووڈ سکول سے قریباً ۲۵ طلباء کا ایک وفد لندن میں واقع مسجد فضل لندن دیکھنے آیا ۔ نائب امام مسجد فضل لندن مکرم منیر الدین صاحب شمس نے ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسجد اور چرچ میں فرق بتلایا ۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد اور اسلام کے تہوار بتائے ۔ بعد میں سوالات کے جواب دیئے گئے اور سکول لائبریری کے لئے قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ پیش کیا ۔

آندھرا پردیش میں ایک مہدوی عالم کا قبولِ احمدیت !

گزشتہ دنوں علاقہ ظہیر آباد کے ایک عالم مولانا مہتاب خان صاحب شموزی جو مہدوی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا عرصہ تیس سال سے مطالعہ کر رہے تھے ، بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ، الحمد للہ ۔ آپ کی عمر قریباً ۷۳ سال ہے ۔ اپنے علاقہ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کئے ہوئے تھے ۔ اس علاقہ کے تقریباً سب علماء ان کے شاگرد ہیں اور قریباً ایک صد غیر مسلم افراد کو آپ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی — خاکسار نے بوقت بیعت ان سے دریافت کیا کہ اس عمر میں کس بات نے آپ کو متاثر کیا کہ آپ احمدیت کو قبول کریں ۔

(آگے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۷؍ اگست ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۷؍ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی ۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے متعدد آیات قرآنی کے حوالے سے متقی کی علامات بتائیں اور فرمایا کہ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے خدا کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کیا جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے ۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اس اتباع کے نتیجہ میں ، تم مجھ سے اور میں تم سے محبت کروں گا ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال غلط ہے کہ انسان سارا سال جان بوجھ کر گناہ کرتا رہے اور پھر یہ خیال کرے کہ رمضان کے آخری جمعہ کی عبادت انسان کے سارے سال کے گناہ معاف کرنے کے لئے کافی ہوگی ۔ حضور نے متقی کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ متقی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے احکامات سارے ہی دنوں میں ہر وقت بجا لائے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرے ، خدا کی نعمتیں حاصل کرنے کے بعد ان میں سے جائز طور پر خرچ کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمرنگ بننے کی کوشش کرے ۔ تو خدا کی رحمت کا سلوک دو شکلوں میں اس کے ساتھ ہوگا ۔ ایک تو خدا کی مغفرت اس کو آگ کے عذاب سے محفوظ کرے گی ۔ اور دوسرے اسے وہ جنت ملے گی جس کی قیمت تمام زمین و آسمان ہیں حضور نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نہ صرف فراخی کی حالت میں بلکہ تنگی کی حالت میں بھی

(آگے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۶ تبوک ۱۳۵۸ ہش

بے مثال عشقِ رسولؐ

کہتے ہیں عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپ سکتے۔ آیئے آج آپ کو ایک پاکیزہ عشق کی داستان سُنائیں۔ عشق ایک غلام کا اپنے آقا کے ساتھ۔ آقا اور غلام، مطاع مطیع کے درمیان چودہ سو سال کے زمانے کی طویل مسافت ہے۔ لیکن اپنے آقا سے محبت۔ اس کی متابعت اور اس کے اُسوہ میں اپنے آپ کو گم کر دینے کی حالت یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں سالک اس میدان کے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ بہت بعد میں یہ آیا لیکن سب سے آگے نکل گیا ——!

اس کے گھر کے افراد خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ گواہی دیتے ہیں۔ کہ :۔

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُواں رُواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔" (سیرت طیبہ۔ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ)

ایک مرتبہ فرطِ محبت سے سرشار ہو کر اس غلام نے اپنے آقا سے مخاطب ہو کر نہایت پیار بھرے انداز میں عرض کیا :۔

"اے میرے آقا! میری طرف رحمت اور شفقت کی نظر رکھ۔ میں تیرا ایک ادنیٰ ترین غلام ہوں۔ اے میرے محبوب تیری محبت میرے رگ و ریشہ میں اور میرے دل میں اور دماغ میں رچ چکی ہے۔ اے میری خوشیوں کے باغیچے! میں ایک لمحہ اور ایک آن بھی تیری یاد سے خالی نہیں رہتا۔ میری رُوح تو تیری ہو چکی ہے مگر میرا جسم بھی تیری طرف پرواز کرنے کی تڑپ رکھتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اُڑنے کی طاقت ہوتی۔" (ترجمہ عربی اشعار آئینہ کمالات اسلام بحوالہ سیرت طیبہ)

اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور آپ کے اعلیٰ و ارفع مقام و مرتبہ کی نشاندہی کرتے ہوئے آپ نے ایک جگہ لکھا :۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسانِ کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

ایک رات کا ذکر ہے کہ یادِ نبیؐ میں وہ بزرگ اس قدر گم ہوئے اور اس کثرت سے آنحضرت صلعم پر درود بھیجا کہ آپ کے جسم کا رُواں رُواں معطر ہو گیا۔ کچھ ساعت بعد عالمِ کشف میں آپ نے دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں آپ کے مکان پر لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن فرشتوں میں سے کہا۔ "یہ وہی برکتیں ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اور اس بزرگ کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ کہ :۔

"درود شریف کے طفیل ...... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں ...... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نُور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"
(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء بحوالہ شانِ رسولِ عربی صفحہ ۲۲)

دُنیا جہان کی تکلیفیں اُس بزرگ کے لئے آسان تھیں۔ اپنی ذات کے لئے آپ نے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ بہت عالی ظرف اور اپنے نفس پر غیر معمولی قابو رکھنے والا انسان تھا۔ لیکن اپنے آقا کے متعلق ایک کلمہ گستاخی کا سُننا گوارا نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے واشگاف لفظوں میں مخالفین پر یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ :۔

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۰)

عیسائی پادریوں کے ناپاک الزامات اور جھوٹے اعتراضات سے جو وہ حضرت رسول اکرم صلعم کی پاکیزہ ذات پر کرتے۔ اور ان کی دلآزار تشہیر سے اس بزرگ کا دل خون کے آنسو روتا۔ ایک جگہ اپنے اس دلی درد کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"—— ان کے دلآزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذاتِ والا صفات کے خلاف کرتے ہیں، میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں۔ اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے۔ اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔" (ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالاتِ اسلام۔ بحوالہ سیرت طیبہ صفحہ ۴۳)

غرض کہ وہ اپنے آقاؐ کے دوستوں کا خیر خواہ اور اپنے آقاؐ کے دشمنوں کا دشمن تھا۔ اُس کا اوڑھنا بچھونا اپنے آقا کی محبت تھی۔ اس کا اُٹھنا اور بیٹھنا، چلنا اور پھرنا، کھانا اور پینا، سوگنا اور جاگنا، ہر حرکت اور سکون اور ہر فعل خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی جیتی جاگتی تصویر تھی —— اس کا برملا یہ اعلان تھا۔ کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم ؛ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خُدا کے بعد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں ایک سخت کافر انسان ہوں۔

پھر ایک جگہ اپنے فارسی منظوم کلام میں اپنے آقاؐ کی مدح میں کیا خوب فرماتے ہیں :۔

(ترجمہ) "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا نے عجب نُور ودیعت کر رکھا ہے اور آپؐ کی مقدس کان عجیب و غریب جواہرات سے بھری پڑی ہے —— سو اے منکرو! اگر تم محمدؐ کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو دلیلیں تو بے شمار ہیں مگر مختصر رستہ یہ ہے کہ اس کے عاشقوں میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ محمدؐ کا وجود اس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ واللہ اگر آپؐ کے رستہ میں مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرہ ذرہ کو جلا کر خاک بنا دیا جائے تو پھر بھی میں آپؐ کے دروازے سے کبھی مُنہ نہیں موڑوں گا۔ سو اے محمدؐ کی جان! تجھ پر میری جان قربان۔ تُو نے میرے روئیں روئیں کو اپنے عشق سے منور کر رکھا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ بحوالہ سیرت طیبہ ص ۴۰)

قارئینِ کرام! آپ نے بہت سے نعتیہ کلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے شہ پارے پڑھے اور سُنیں ہوں گے۔ مگر سچ سچ کہنا، اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتانا۔ کیا اس سے زیادہ شیریں کلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں آپ نے کہیں پڑھا اور سُنا!! ایسے جذبات، فدائیت اور والہیت کے اپنے آقاؐ و مطاع کے تئیں کسی انسان کے دل میں موجزن آپ نے دیکھے!! جانتے ہیں آپ یہ کس کا کلام ہے؟ یہ اُس شخص کا کلام ہے جس کو نادان دُنیا نے کافر کا خطاب دیا۔ جس کو کم فہموں نے حضرت رسول کریم کی ہتک کرنے والا قرار دیا!! لیکن آپ کے اور ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بزرگ کو "ہمارا مہدی" کہہ کر پکارا ہے۔ نام نامی جس کا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام —— مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا آپ نے دعویٰ کیا اور دُنیا کو بڑی وضاحت کیساتھ یہ بتا دیا کہ یہ مرتبہ و مقام محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ آپؐ کی پیروی اور متابعت کی برکت سے ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں ؛ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں :۔

"—— ایسا ہی اُس (خدا تعالیٰ نے۔ ناقل) نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ کا نہ پاتا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ!!

(محمد انعام غوری)

خطبہ جمعہ

مومن اپنے ایمان پر ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ دنیا کے زلزلے ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش اور کمزوری نہیں پیدا کر سکتے

کوئی شخص اپنی بزرگی اور طہارت کا دعویٰ نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کسی پیار کے الہام کے ذریعہ کچھ بتایا ہو

جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ضروری ہے کہ ان کے دل میں ایمان کے بارہ میں کوئی شبہ باقی نہ رہے اور وہ دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کریں

ہم خدا تعالیٰ کو جو انتہائی پیار کرنے والا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن پر ہماری کروڑوں جانیں فدا ہوں کس طرح چھوڑ سکتے ہیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۷ ہش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضور نے سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(الحجرات آیات ۱۶ تا ۱۸)

اور پھر فرمایا

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر۔ یعنی اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرتا ہے اور ابتدائی ہدایت انہیں نصیب ہوتی ہے اور اسلام کے متعلق انہوں نے تھوڑا بہت جو کچھ سمجھا ہوتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر کے ہدایت کی راہ میں ترقی کرتے ہیں اور ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں؛

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

پھر کوئی شک و شبہ ان کے دل میں باقی نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ انہیں ہر معاملہ میں بصیرت عطا کرتا ہے۔

جس وقت انسان ایمان لاتا ہے تو قرآن کریم ہی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ شیطان اپنی سی کوشش شروع کر دیتا ہے بہکانے اور وسوسے پیدا کرنے کی۔ شیطان کے یہ وساوس اور اس کی یہ کوشش ایمان کی ہر سہ جہات سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ

ایمان کے معنے

کئے گئے ہیں زبان سے اقرار کرنا۔ دل سے یقین کرنا اور عمل سے یہ ثابت کرنا کہ جو دل میں بات ہے وہ پکا اور یقینی ہے۔ چنانچہ شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی زبان سے جو اقرار کرتا ہے اس میں روکیں ڈالے۔ بہت سے لوگوں کے لئے وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ ایمان رکھتے ہوئے بھی ان کے لئے ایمان کا اقرار کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ اسلام لانے کے بعد اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع زمانہ میں ہوا جب عرب بڑی کثرت کے ساتھ ارتداد اختیار کر گئے تھے۔ انہوں نے زبان سے بھی اسلام کا انکار کیا اور ان کے دلوں میں بھی ایمان باقی نہ رہا۔ پس ہمیں قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اپنی کوشش میں یہ وار بھی کرتا ہے کہ بعض دفعہ جب آدمی مسلمان ہوتا ہے اور اقرار کرتا ہے میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اس اللہ پر ایمان لاتا ہے جس کی ذات اور صفات کے متعلق قرآن کریم نے تفصیل سے بیان کیا ہے تو شیطان انسان کے دل میں شبہات پیدا کرتا ہے۔ تاکہ اس سے ایمانی کمزوری سرزد ہو "وَرَسُوْلِهٖ" کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ترین اور اکمل ترین مقام جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے میں اس کی حیثیت سے۔ انسان کامل کی حیثیت سے۔ ایک کامل اور مکمل اور قیامت تک قائم رہنے والی شریعت لانے والے نبی کی حیثیت سے اس مقام کو میں پہچانتا ہوں۔ آپ

بنی نوع انسان کے محسن اعظم

ہیں۔ میں آپ کے احسانوں کو پہچانتا ہوں۔ اور ان کی معرفت رکھتا ہوں۔ آپ کی ذات و صفات اور آپ کے حسن و احسان کے نتیجہ میں میرے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تمہاری عملی زندگی میں اسوۂ حسنہ ہیں اس اسوہ کے مطابق انسان اپنی زندگی گزارنے کا اقرار کرتا ہے اور پھر وہ عملاً اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہے۔

ایمان کا دوسرا حصہ دلی یقین سے تعلق رکھتا ہے یعنی دل میں ایمان کا پختگی کے ساتھ گڑا ہوا ہونا۔ شیطان انسانی دل میں بھی وسوسہ ڈالتا ہے وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ انسان کے دل میں وسوسہ ڈالے اور ایمان کی جڑوں کو جو انسان کے دل اور دماغ میں ہوتی ہیں ان کو ہلا دے۔ عمل میں کمزوری پیدا ہو جائے اور دل میں شبہات پیدا ہو جائیں۔ اس میں وہ بعض دفعہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ارتداد کے وقت میں ہوا۔ یہ ایک ایسی مثال ہے جو ایمان کے تینوں حصوں پر حاوی ہے۔

پس ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت کے حصول کے بعد انسان دین کے میدان میں جتنا کچھ حاصل کرتا ہے اس کے مطابق جب وہ عمل کرتا ہے۔ تو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کی رو سے

گویا وہ تقویٰ کی راہوں کو سمجھنا اور اُن پر کاربند ہونا ہے۔ قرآن کریم اُس کے لئے ہدایت اور

تقویٰ میں اور زیادہ ترقی کے سامان

پیدا کر دیتا ہے۔ انسان کے دل پر جب شیطان کا یہ وار ہوتا ہے تو انسان پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتے ہوئے اس کی حقیر کوششوں کو قبول کرتا ہے اور اُسے بصیرت عطا کرتا ہے۔ اُسے عزم دیتا ہے۔ اُس کو ثبات قدم عطا کرتا ہے۔ ایمان اُس کے دل میں اتنی پختگی کے ساتھ گڑ جاتا ہے کہ شیطان کے حملے ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایمان کا تیسرا حصہ انسانی عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ کے مطابق جو کام کر کے دکھایا ہے تم اُس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ اس کے اُوپر بھی شیطان حملہ کرتا ہے۔ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ بھلا دیتا ہے کبھی انسان کے عمل میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے۔ کبھی دُنیا کی لالچ کو نیکیوں کی راہ میں حائل کر دیتا ہے۔ کبھی اولاد کی محبت دین کے راستوں کو تنگ کر دیتی ہے اور دین سے فرار کی راہوں کو کشادہ کر دیتی ہے۔ بہرحال بے شمار طریقے ہیں جو شیطان استعمال کرتا ہے۔ لیکن مومن تو خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ وہ راہیں ہزار ہوں یا لاکھوں جن سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے۔ مومن اس کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے شکست دیتا ہے اور "ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا" کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس میں یہ جرأت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مسلمان ہونے کا اقرار کرے۔ اس کے دل میں

شک و شبہ کی کوئی گنجائش

باقی نہیں رہتی۔ نہ اس کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور نہ اُس کے عمل میں کوئی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

پھر فرمایا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ خدا کا ہے اور اس کی راہ میں ہر چیز کو قربان کر دیتے ہیں یا اُسی کی اجازت سے استعمال کرتے ہیں اور ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ یہ قربانی ہر وقت ہر انسان سے تو نہیں مانگتا۔ لیکن کبھی مانگتا بھی ہے۔ لیکن جب مومن خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے "ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا" کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو اس کے بعد پھر جتنا ہو سکتا ہے وہ خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ لیکن نیت یہ ہوتی ہے کہ اگر سب کچھ چلا جائے گا تب بھی خدا کو نہیں چھوڑیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا۔

ہم نے قادیان کو چھوڑا۔ اُس وقت ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ ہم دیکھتے تھے ہمارے دین کی راہوں میں اس قسم کی روکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں کہ ہم اس جگہ مرکزیت کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو نباہ نہیں سکتے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ پہلے بتایا بھی گیا تھا ہجرت کی اور ربوہ میں آ بسے۔ اسوۂ نبوی بھی یہی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور متبعین کے دین کی حفاظت کے لئے مکہ جیسے شہر کو چھوڑ دیا تھا۔ جہاں خانہ کعبہ تھا۔ جو ساری دُنیا کو ایک کرنے کے لحاظ سے مرکزی نقطہ تھا۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ لیکن اپنے دین کو نہیں چھوڑا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے اپنی ساری جائیدادیں، ساری رشتہ داریاں اور سارے تعلقات اور ایسوسی ایشنز کو چھوڑ دیا۔ اور آرام سے مدینہ چلے گئے اور جب مکہ کو چھوڑا تو پھر دُنیوی ناطہ سے چھوڑ ہی دیا۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ جب مکہ فتح ہو گیا تو مسلمان اپنی جائیدادیں واپس لے سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس مدینہ چلے گئے۔ اگر حالات ایسے ہو جائیں تو اس اسوہ پر بھی عمل کرنا پڑتا ہے۔ اصل تجزیہ ہے کہ

ایمان کے معاملہ میں

کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ مومن کو بصیرت حاصل ہوتی ہے اور ثبات حاصل ہوتا ہے اور استقامت حاصل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے فرشتوں کی حمایت اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ مومن اپنے ایمان پر ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ دنیا کے زلزلے اُن کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں پیدا کر سکتے، ان کو ہلا نہیں سکتے۔

اس کے بعد اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر نفس اپنے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتا ہے مثلاً انسانی خیالات ہیں۔ بہت سے انسانی خیالات صحیح ہوتے ہیں۔ انسان کے دل میں جوش اور قربانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ شبہ والے خیالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ کمزوری والے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ڈر والے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ عملاً بعض دفعہ انسان ڈرتا نہیں لیکن اس کے دماغ میں آتا ہے اب کیا ہوگا۔ کئی لوگوں کو یہ خیال آجاتا ہے اب کیا ہوگا۔ لیکن مومن اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ وہ خود تو جانتا ہے کہ اس کے دماغ میں یہ خیال آیا تھا

انسان کے دل کے اندر

بعض دفعہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے خواہ معمولی سا ہوتا ہے لیکن وہ کسی کو بتاتا نہیں وہ اپنے ایمان پر پختگی سے قائم رہتا ہے۔ لیکن وسوسہ تو پیدا ہوتا ہے مومن اس کو جھٹک دیتا ہے۔ دل سے نکال کر پرے پھینک دیتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ اس کے دل میں یہ کیفیت پیدا ہوئی تھی جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نے نجات حاصل کر لی۔ انسان سے بعض دفعہ بہت سی کمزوریاں سرزد ہو جاتی ہیں اور وہ ظاہر نہیں ہوتیں۔ تو کوئی دوسرا شخص بھی دوسرے کے متعلق علم نہیں رکھتا جتنا خود انسان اپنے متعلق علم رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے کوئی سمجھدار آدمی انکار نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے باوجود اس کے کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ مگر جہاں تک خدا کا سوال ہے کیا تم خدا کو بتاؤ گے اپنے دین کے متعلق کہ تم بڑے پکے مسلمان اور دیندار ہو؟ گو دوسرے لوگوں کی نسبت تمہارا اپنی ذات کے متعلق علم زیادہ ہے اس لحاظ سے تم اَعْلَم ہو۔ اپنے نفوس کو زیادہ جاننے والے ہو۔ لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کا تعلق ہے تم نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کی نسبت تم اپنے نفس کو زیادہ جانتے ہو۔ تمہارے ظاہر و باطن کو اللہ تم سے بھی زیادہ جانتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ خطبہ جمعہ دیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں اخبار الفضل اُسے دوبارہ شائع کرے۔ میں نے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک حدیث کے حوالے سے

بتایا تھا کہ کس طرح ہر آسمان پر ایسے فرشتے ہیں جن کا تعلق لوگوں کو مثلاً پہلے آسمان تک لے جا کر خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق ایسے فرشتوں کو بھی غلط فہمی ہوتی ہے کہ اُن کے بڑے اچھے اعمال ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے ان کے مُنہ پر مارو ان کے اعمال کیونکہ ان کے اندر ایسی کمزوریاں ہوتی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے قبول نہیں کرنا چاہتا اور فرشتوں سے کہتا ہے ایسے اعمال کو اُٹھا کر باہر پھینک دو۔

پس خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے تم میں سے ہر شخص اپنے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُس کی دینی حالت کیا ہے حالانکہ ہر شخص اپنے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہے تو جن لوگوں کے متعلق تم اپنے نفس کی نسبت کم جانتے ہو۔ اُن کی دینی حالت کے متعلق کس طرح فتویٰ دے سکتے ہو۔ پس کوئی شخص دوسرے کے متعلق فتویٰ دے ہی نہیں سکتا۔ اس کی ایمانی کیفیت کیسی ہے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

غرض ان آیات میں بڑا عجیب مضمون بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ کیا تم اپنے نفس کے متعلق، اپنے دین کے متعلق خدا کو بتا سکتے ہو؟ جب ایسا نہیں کر سکتے تو پھر تم دوسروں کے متعلق کیسے بتا سکتے ہو کہ ان کی دینی حالت کیا ہے۔ آیا اُن کے اعمال کو خدا نے قبول کر لیا۔ ان کے دل کی حالت کو

سچے مسلمان کی حالت کے مطابق

پایا اور اس کے اقرار میں کوئی بناوٹ اور کوئی تصنّع نہیں پایا۔ پس تم دوسرے آدمی کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہو جب کہ اپنے متعلق بھی نہیں کہہ سکتے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز خدا تعالےٰ کے علمِ کامل سے پوشیدہ نہیں وہ ہر چیز کو جانتا ہے (مگر تم نہیں جانتے)

اسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ فرمایا بعض لوگ تم پر اپنے اسلام کا احسان جتلاتے ہیں۔ ایسے گروہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تو نہیں ملتے۔ قرآن کریم کی شریعت تو قیامت تک ممتد ہے۔ اِس لئے ایسے لوگ قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنے وقت میں یہ احسان جتاتے رہیں گے کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں فدائیت اور ایثار کے نمونے پیش کرتے ہیں۔ تم کس پر احسان جتاتے ہو خدا پر تو احسان نہیں جتایا جا سکتا کیونکہ تم نے جو کچھ اس کے حضور پیش کیا ہے وہ اُسی نے تو تمہیں دیا تھا اسی میں سے تم نے واپس کیا تم نے خدا پر کیا احسان کیا ہے اگر کسی اور کی خاطر کیا ہے تو وہ تمہاری کوئی نیکی نہیں۔ وہ اسلام نہیں پھر تو وہ خوشامد ہو گی۔ پھر تو وہ ریاکاری ہو گی۔ پھر تو وہ دُنیا داری ہو گی۔ وہ تقویٰ اور طہارت تو نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر یہ بات سچ ہے کہ واقع میں تم سچے اور حقیقی مسلمان ہو اور خدا تعالیٰ نے تمہیں اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ ایمان کی راہوں کی طرف ہدایت دی ہے تو یہ تو خدا کا تم پر احسان ہے۔ تمہارا تو خدا پر کوئی احسان نہیں اور پھر اس سے اگلی آیت میں

وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پر اس سارے مضمون کو ختم کیا ہے فرمایا جو تم عمل کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح واقف ہے اِس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق حکم لگانا انسان کا کام ہی نہیں وہ تو مالک ہے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے نہ بخشے یہ میرا اور تمہارا کام ہی نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض اصول اور اپنی سُنّت اللہ کے طور پر بعض چیزیں بتائی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں

بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہوں تم جو بھی عمل کرتے ہو اُن کی اچھائی اور بُرائی اُن کا ظاہر اور باطن مجھ سے پوشیدہ نہیں یہ میں نے فیصلہ کرنا ہے کہ کون مومن ہے اور کون کافر تم نے یہ فیصلہ نہیں کرنا۔ مثلاً جہاں تک جزاء و سزا کا تعلق ہے جب ہم مرنے کے بعد اُٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلے ہوں گے تو پھر وہاں پتہ لگ جائے گا کہ کون مومن ہے اور کون کافر۔ کیونکہ کسی کے ایمان اور کفر کا فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے اپنے زور پر تو کسی نے نہ جنّت میں جانا ہے اور نہ کسی نے جنّت میں جانے سے کسی دوسرے کو روکنا ہے۔ یا پھر بعض اصول ہیں جو قرآن کریم نے بتائے ہیں مثلاً یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ یہ منافق ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ یہ ہیں تو منافق مگر ابھی کسی کو بتاؤ نہیں۔ کسی کے متعلق خدا تعالےٰ بتا دیتا تھا کہ یہ جنّتی ہے اس کا انجام بخیر ہو گا لیکن اُسے بتاؤ نہیں اس کو چلنے دو اسی طرح۔ پس تو یہ

خدا تعالیٰ کی شان

ہے بندوں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

دو باتیں خاص طور پر ایسی ہیں جن کی طرف مَیں اِس وقت احباب جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ کی رُو سے کوئی شخص اپنے دین یا اپنی بزرگی اور طہارت کے متعلق خدا تعالیٰ سے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ میں ایسا ہوں نالائقی کے متعلق تو لوگ کہا ہی نہیں کرتے بزرگی کے متعلق بھی کوئی نہیں کہہ سکتا۔ ہم نے تو خدا تعالیٰ کو نہیں بتانا کہ ہم تیرے پیارے ہیں۔ پیار تو خدا نے دینا ہے اور ہم اُسے بتائیں کہ ہم تیرے پیارے ہیں اور کوئی شخص دوسرے کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے کسی پیارے یا ولی کو الہاماً کچھ بتایا ہو اور یہ اِس وقت میرے مضمون کا حصّہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ

نہایت ہی ضروری

ہے کہ وہ

ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا

کے مقام کو حاصل کرے۔ دوستوں کے دل میں ایمان کے بارہ میں کوئی شک اور شُبہ باقی نہ رہے اور دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کریں اور اس بات کا برملا اقرار کریں کہ وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ مَیں تو جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس خطبے میں بھی اعلان کر رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ ہم اتنی قسمیں کھانے کے لئے تیار ہیں جتنی خدا تعالےٰ کی صفات اور اس کی تجلیات ہیں اور اگر دوست یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام پر ایمان لاتے ہیں تو اس کا دلیری کے ساتھ اقرار کریں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ خدا کے شریک بھی ہیں اور خدائے واحد و یگانہ پر ایمان نہیں لاتے تو پھر اپنے اسلام کا بالکل اقرار نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں۔ نہ لوگوں کے سامنے جھوٹ بولیں اور نہ خدا کے سامنے۔

پھر مَیں یہ بھی ایمان رکھتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور ارفع ہیں۔ ہر ایک رسول جو آپؐ سے پہلے گزرا اس پر بھی احسان کرنے والے ہیں۔ انہوں نے بھی جو کچھ پایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا تھا خدا اور اُن کے درمیان کوئی اور وسیلہ یا شفیع نہیں بنا تھا۔ یا اپنی قوتِ قدسیہ سے برکتیں دینے والا کوئی نہیں تھا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپؐ عظیم انسان ہیں۔ آپؐ انسانِ کامل ہیں۔ آپؐ

دُنیا کے محسنِ اعظم

ہیں۔ آپؐ اتنا حُسن رکھنے والے ہیں، اپنے اعمال میں، اپنی زندگی میں، اپنے رہن سہن میں، اپنے معاشرہ میں کہ کسی ماں نے ویسا بچہ جنا اور نہ جن سکتی ہے یہ میرا ایمان ہے اور مَیں اس کا برملا اظہار کرتا ہوں باقی دُنیا جو سمجھتی ہے اس کے متعلق کہتی رہے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر کوئی صاحب میرے خرچ پر میرے پاس تحقیق کرنے کے لئے آئیں اور ایک سال تک رہیں اور سال بھر مجھے فحش گالیاں دیتے رہیں تب بھی مَیں مسکراتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہو گی۔ لوگ گالیاں دیتے ہیں تو دیتے رہیں جس چیز کی مجھے فکر ہے وہ یہ ہے کہ میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور پھر فرماتے ہیں مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر مَیں ذرہ بھر بھی اپنے خدا کا انکار کروں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام مَیں نے پہچانا ہے اور جس کی معرفت اور عرفان حاصل کیا ہے اس کا انکار کروں تو میرا رب ناراض ہو جائے گا۔

پس اگر آپ کے دل کی بھی یہی کیفیت ہے تو آپ کس سے ڈرتے ہیں آپ اپنے ایمان کا برملا اظہار کریں۔ دُنیا کو ہم کچھ نہیں کہتے۔ ساری عیسائی دُنیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہتی رہی ہے۔ ایسا تو دُنیا میں ہوتا چلا آیا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلام نے ساری دُنیا پر غالب آنا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس منصوبہ کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مہدیؑ کو پیدا کر دیا اور ہمیں اس پر

ایمان لانے کی توفیق

عطا کی۔ یہ ایک حقیقت ہے ہم اس حقیقت سے فرار کیسے اختیار کریں۔

پس یہ جو آیات مَیں نے اِس وقت پڑھی ہیں ان میں اس مضمون کا تسلسل ہے اور یہ ایک بڑا لطیف مضمون ہے جو بیان ہوا ہے۔ اِن آیات میں بتایا گیا ہے کہ مومن کون ہوتا ہے۔ فرمایا مومن وہ ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام کو پہچانے اور محمدؐ کی لائی ہوئی ہدایت کی راہ پر چلتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جائے کہ

ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا

اس کے دل میں کوئی شک اور شبہ باقی نہ رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے تفصیل سے بتایا ہے شیطان کے سارے حربے اور ہر قسم کے وسوسے ناکام ہوں یعنی انسان کا خدا اور اس کے رسولؐ پر جو ایمان ہوتا ہے جس کا وہ زبان سے اقرار کرتا ہے دل میں اس کے بارہ میں یقین ہوتا ہے اور عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ جو بات اس کے دل میں ہے وہ سچی ہے، اس میں کمزوری پیدا کرنے کیلئے شیطان حملہ کرتا ہے وہ حملے ناکام ہو جائیں اور پھر اس کے بعد خدا تعالےٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ کے حضور ہر چیز پیش کر دی جائے۔

پھر وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کی رُو سے انسان یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا! ہر چیز تیری ہے جسے ہم تیرے حضور پیش کر دیں گے۔ پھر وہ کبھی کروڑ میں سے ایک پیسہ مانگ لیتا ہے اور کہتا ہے باقی تم اپنے پاس رکھ لو اور کبھی وہ پانچ ہزار میں سے پانچ ہزار لے لیتا ہے۔ ایک شخص کا ایک ہی مکان ہے اُسے جلا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا۔ مکان جل جانے کی وجہ سے اپنے رب کو تو نہیں چھوڑتا۔ ایسے موقع پر مومن کہتے ہیں ہم اپنے رب پر راضی ہیں۔ پھر فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

جو لوگ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صادق ہوتے ہیں اُن کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے رب سے راضی ہوتے ہیں۔ پھر اس شبہ کا ازالہ کیا کہ محض ظاہری اعمال کافی نہیں۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ خدا کو میں نے اپنے دین کے معاملہ میں کچھ نہیں بتانا وہ تو علاّم الغیوب ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتانا ہے کہ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ میں اپنے متعلق بھی نہیں بتا سکتا کیونکہ خدا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اُس کے علم کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ میرے علم کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ وہ علاّم الغیوب ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس کو جاننے والا ہے اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ کیا میں اُس خدا کو بتاؤں گا جو علاّم الغیوب ہے۔ لیکن میں اس سے یہ علم حاصل کرتا ہے کہ وہ مجھ سے پیار کرتا بھی ہے یا نہیں یا پیار کرتا ہے تو کتنا پیار کرتا ہے۔

میں نے بتایا تھا شروع خلافت میں خدا تعالےٰ نے مجھے یہ سبق دینا تھا کہ میں ہر موقع پر تیری ہدایت کا سامان پیدا کروں گا۔ چنانچہ ایک دن ظہر کی نماز کے بعد گھر میں آکر میں نے سُنّتوں کی ادائیگی شروع کی تو

عین عالمِ بیداری میں

میرے سامنے خانہ کعبہ آگیا اور میں نے دیکھا کہ میرا مُنہ کوئی ایک سُوت کے برابر بائیں طرف ہے۔ خانہ کعبہ کی سیدھ میں نہیں ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنا مُنہ ٹھیک کرلیا اور نظارہ بدل گیا۔ میں نے سوچا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ خانہ کعبہ تو ہزارہا میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بالکل چھوٹی سی جگہ ہے اُس کی طرف ہر نمازی کا مُنہ ہو یہ بات محلِّ نظر ہے کہ لوگوں کا مُنہ عین اُس کی طرف ہوتا ہو گا لیکن صرف جہتِ قبلہ کا خیال رکھا جاتا ہے ابھی تک ایسا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا جس سے ہم پتہ کرسکیں کہ نمازی کا مُنہ عین خانہ کعبہ کی طرف ہے۔ غرض میں سمجھ گیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بڑے پیار سے یہ بشارت دی ہے کہ جس مقصود کے لئے تجھے نائب اور خلیفہ مقرر کیا گیا ہے اس مقصود کے حصول میں اگر تو غلطی کرے گا تو میں خود تجھے سیدھا راستہ دکھا دوں گا مجھے اس سے بڑا لطف آیا اور میں نے خدا تعالیٰ کی بڑی حمد کی۔

پس یہ تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتانا ہے کہ وہ ہم سے کتنا پیار کرتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ ہماری جماعت میں کوئی گھرانہ ایسا نہیں ہو گا جسے خدا تعالیٰ نے اپنے پیار کے جلوے نہ دکھائے ہوں حتّٰی کہ بچوں کو بھی معمولی باتوں کے متعلق سچی خوابیں آتی ہیں۔ غیب کا علم تو صرف خدا جانتا ہے۔ بات معمولی ہو یا بڑی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب تک کوئی بات غیب میں ہے اس کا علم سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ جس عورت نے کل بچّہ جننا ہے اس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لڑکی ہو گی یا لڑکا۔ جس آدمی کی بھینس نے پرسوں بچّہ دینا ہے اس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ "کٹا" دیگا، یا "کٹی"۔ یہ تو خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ پس بچوں کو اُن کی عقل کے مطابق اور بڑوں کو اُن کی سمجھ کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے دکھاتا ہے۔

غرض یہ خدا ہے جو اِس قدر پیار کرتا ہے۔ کیا تم اس کو چھوڑ کر یہ اعلان کر دو گے کہ تم

خدائے واحد و یگانہ

پر ایمان نہیں لاتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہماری ہزار جانیں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں جانیں فدا ہوں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے؟ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ پس نہ ہم خدا کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں مگر اس کے لئے بھی ہمارے پاس اپنی کوئی طاقت نہیں۔ اپنی قوت پر ہم بھروسہ نہیں کرسکتے۔ احباب دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو یہ طاقت عطا کرے جو تعلق اس کا اللہ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے اس کے اندر کبھی کوئی کمزوری نہ آئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلوے دیکھ کر آپؐ کی جو محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہوتی ہے، وہ سرد نہ ہو بلکہ آپؐ کی محبّت کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکتی رہے۔ خدا تعالےٰ کی مدد کے بغیر اور اس سے قوت حاصل کئے بغیر ہم ایسا نہیں کرسکتے اسی لئے ہر نعمت جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اُسے دیکھ کر انسان کی زبان سے یہی نکلتا ہے ولا فخر اس میں انسان کے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں کیونکہ یہ دینے والے خدا نے دیا جو بڑی عظمتوں والا اور بڑی شان والا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ اوّل

خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ غصّہ پی جاتے ہیں۔ یا وہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملوں کو معاف کرتے ہیں۔ جب بشری کمزوریوں کے نتیجے میں کوئی ناروا بات کر بیٹھتے ہیں تو فوراً توبہ کے طالب ہوتے ہیں۔ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کرنیوالے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کو اپنے رب کی مغفرت ملتی ہے اور دُنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مغفرت کے ہی نتیجے میں ان کو ابدی جنّتوں کا وارث کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرکے اس کے غضب کی راہوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ اس سے تمہیں ہر شعبۂ زندگی میں فوقیت حاصل رہے گی۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم ایسا ہی کرنے والے ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم اس ذمہ داری کو نہیں نبھا سکتے جس کے تحت ہمیں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا، ہر دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کو داخل کرنا اور خدا تعالیٰ کی محبّت کا جھنڈا ہر دل میں گاڑ دینا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم جواد حسین خان صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم ابرار حسین خان صاحب کی اہلیہ سخت بیمار تھیں۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے لیکن کمزوری محسوس کرتی ہیں کامل شفا یابی کیلئے نیز ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئی ہیں۔ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُنہیں اس احمدیت کے نور سے منور کرے۔

۲۔ مکرم نذیر احمد خاں صاحب برہ پورہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۵/۷ ۱۳ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے بچے کو سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ وقف قبول فرمائے آمین۔

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم سید عبد الرفیع نے امسال آئی ایس سی فائنل کا امتحان دیا ہے اُس کی کامیابی کے لئے نیز خاکسار کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید عبد المتقی برہ پورہ (بہار)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے اور اُمیدسے ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہے۔ نیز میرا ایک لڑکا بہت کمزور ہے اُس کا اور اہلیہ کی صحت یابی کے لئے اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر احمد خان کیرنگ۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط دوم

مذہب کی ضرورت واہمیت

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

حقوق اللہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں مختلف مذاہب میں یہ بھی تعلیم ملتی ہے کہ اس خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کیلئے کیا کیا صورتیں اختیار کی جا سکتی ہیں—

اسلام نے اس سلسلہ میں نماز - روزہ حج اور زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا کہ نماز، فحشاء سے اور بری باتوں سے روکتی ہے - روزہ روحانی طاقتوں کے حصول میں مدد دیتا ہے - حج ایک کیف آفرین عبادت ہے جس سے روح مسرور ہوتی ہے - آنکھوں میں آنسو - دل میں تڑپ روح میں مستی - عبدیت کا احساس حق جلال کی مالکیت کا اقرار - فقیرانہ لباس - درد مندانہ صداء لبیک لاشریک لک لبیک - ان الحمد والنعمۃ لک - لبیک اللّٰھم اغفرلی یاربی اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک - یہ روح پرور وجد آفرین اور اثر پذیر التجائیں جو حق سبحانہ جل جلالہ کے فضل سے بندہ نواز کو پکارتی ہیں - اللہ رب العزت اپنے ان مومن بندوں کی التجاؤں کو سنتا ہے اور ان پر رحمت کا مینہ برساتا ہے -

زکوٰۃ اور صدقہ کے ذریعہ اپنے اموال کو ایک مومن پاک وصاف کرتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کر کے اس کے قرب کو حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کرتا ہے ..

(۲)— مذہب نے حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے میں نے ابتداء میں بتایا تھا کہ انسان کو پیدا کرنے والی ہستی ہی اس کی مشینری کو صحیح رنگ میں سمجھ سکتی ہے اور اس کے روحانی وجسمانی ارتقاء کیلئے بہترین وصول وضع کر سکتی ہے -

میں نے متعدد مذہبی کتابوں (وید - گیتا - بائیبل اور قرآن مجید) کا بغور مطالعہ کیا ہے - ان کتب میں بالعموم اور خدا تعالیٰ کی آخری اور جامع شریعت قرآن مجید (جس میں پہلی جملہ مذہبی کتب کا نچوڑ موجود ہے) میں خالق کائنات وخالق فطرت نے اپنے بندوں کی بہبودی کے لئے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے نیز ان کے روحانی ارتقاء کے لئے کچھ یونیورسل قواعد اور اصول بتا دیئے ہیں - جن پر چلنے سے انسانی مشینری کی چال بالکل صحیح اور درست رہتی ہے -

اختصاراً وہ اصول جو میں نے انتخاب کئے حسب ذیل ہیں -

(۱) - بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ سب انسان باہم بھائی بھائی ہیں اور اس طرح مذہب نے عالمگیر اخوت قائم کر دیا - انسان کو باہم محبت کا سبق سکھایا ہے - اسلام کے بانی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ - احسن علی خلقہ - مخلوق خدا کی عیال ہے - اللہ کو مخلوق خدا میں سے وہ وجود پسندیدہ ہیں جو اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اور قرآن مجید نے بتایا انما المومنون اخوۃ -

(۲) - مذہبی کتب نے بنی نوع انسان کو مساوات کا سبق دیا اور بتایا کہ انسان ہونے کے ناطے کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں - بڑا وہ ہے جو نیکی میں آگے - جیسا کہ فرمایا -

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ -

ترجمہ :- اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو - اللہ کے نزدیک تم میں معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ نیک اور پرہیز گار ہے - یقیناً اللہ خوب جاننے والا اور خبر دار ہے -

اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا :—

"یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا"

(سورۃ نساء ع ۱)

ترجمہ :- اے لوگو اپنے رب اور خدا سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا - اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بھی بنایا - اور ان دونوں سے بیشمار مرد اور عورتوں کو پھیلایا - اور اسی خدا سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رحمی رشتوں سے بھی ڈرو - یقیناً اللہ تم پر نگران ہے -

مذہب اسلام نے تو نہ صرف مساوات کا سبق دیا ہے بلکہ اس پر عمل کر کے دکھایا ہندوؤں کے قانونی شاستر منوسمرتی میں عدم مساوات کا سبق بھی ملتا ہے - جناب منوجی نے بنی نوع انسان کو برہمن کھتری - ویش اور شودر میں تقسیم کیا - تاہم ہندو مذہب کے بڑے اوتار حضرت کرشن جی مہاراج نے مساوات کی تعلیم دی جیسا کہ گیتا میں فرمایا -

سموہم سروبھوتے شو نہ مے دویشیو استی نہ پریہ یے بھجنتی تو مام بھکتیا مئی تے شو پاپی اہم -

ترجمہ :- میں تمام بھوت پرانوں (تمام بنی نوع انسان) کے ساتھ برابری کا سلوک کرتا ہوں - اور میرے لئے سب برابر ہیں ہاں جو بھگت مجھے پریم سے یاد کرتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ پریم کا سلوک کرتا ہوں - نیز ویدوں میں بھی مساوات کی تعلیم ملتی ہے -

(۳)— سب سے بڑھ کر یہ کہ مذہب نے حقوق العباد میں اخلاق اور کریکٹر کو اونچا کرنے کی تعلیم دی - یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کسی فرد یا قوم کا کریکٹر اونچا ہو تو وہ فرد یا قوم ہر لحاظ سے اونچی اور کامیاب قوم مانی جاتی ہے لیکن جب کسی فرد یا قوم کا کریکٹر گر جائے تو وہ فرد یا قوم دنیا کی نگاہوں میں ذلیل تصور کی جاتی ہے -

ویدک دھرم میں دھرم کے دس لکشن (صفات) بتائے گئے ہیں - یہ دس لکشن دراصل دس قسم کے اخلاق فاضلہ ہیں جو انفرادی اور قومی لحاظ سے لوگوں کو اختیار کرنے چاہئیں -

وہ دس اخلاق یہ ہیں :—

دھرتی چھما دمو آستیم - شوچم اندریہ نگرہ دھی دریا ستیہ کرودھو دش ایتے دھرم لکشنم

صبر سے کام لینا - قصور وار کا قصور معاف کرنا - برائی اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والی طاقت کو دبانا - ظلم کا مقابلہ کرنا - صاف اور پاک رہنا - اندریوں کو اور دل کو قابو میں رکھنا - عقل سے کام لینا - علم حاصل کرنا - سچ بولنا - غصہ نہ کرنا -

اسلام نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کر کے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس بارہ میں قرآن مجید نے دلکش انداز میں متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ کیا ہے - میں صرف ایک مقام میں بیان کردہ تعلیم کا تذکرہ کرتا ہوں - جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا ذکر ہے - :—

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ۝ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ .... وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا"

(سورہ فرقان ع ۶)

ترجمہ :- اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی اور فروتنی سے چلتے ہیں - اور جب ان سے جاہل بات کرتے ہیں تو انہیں سلام کہتے ہیں - اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے رات گذارتے ہیں اور جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب پھیر دے - یقیناً دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے اور دوزخ مستقل اور عارضی جائے رہائش ہر دو کے لحاظ سے بہت بری ہے - اور رحمان کے بندے جب خرچ کرتے ہیں تو بے جا خرچ نہیں کرتے - اسراف سے کام نہیں لیتے - اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں - اور ان کا خرچ معتدل رنگ کا ہوتا ہے - اور رحمان ۴۴

۴۴ کے بندے اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا اسے بڑا وبال ملے گا ...... اور اللہ کے بندے جھوٹی گواہی نہیں دیتے - اور جب کسی لغو بات پر گذرتے ہیں تو بزرگانہ رنگ میں گذر جاتے ہیں (اور لغو بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے) (باقی)

میرے پیارے والدین کی یاد میں

محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب لاہور چھاؤنی

بجوں جوں رمضان المبارک کا مہینہ قریب آتا ہے مجھے اپنے بزرگ والدین کی یاد تازہ ہوتی جاتی ہے کیونکہ رمضان ۱۹۶۲ء شروع ہونے سے چند دن قبل والد صاحب نے مجھے بذریعہ تار ڈھاکہ سے بلوایا۔ گو وہ بیمار تھے مگر شدید طور پر نہیں اور نماز، ذکر الٰہی اور صدقات پابندی سے ادا کرتے تھے۔ صرف ایک دن بیماری نے شدت اختیار کی اور ۲۱ رمضان المبارک بوقت مغرب اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے ان کی روح اس ذات حی و قیوم کے پاس پہونچ گئی۔

گزشتہ سال دس رمضان المبارک کو قبلہ سیٹھ صاحب کے نواسے محمد صالح حسین مغرب کے وقت اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے سے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جیسا کہ میں گزشتہ سالوں میں بتا چکی ہوں ۱۹۱۵ء سے قبل محترم والدین رسماً جماعت اسمٰعیلیہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کی فطرت روحانی میں اللہ تعالیٰ نے وہ پوشیدہ سعادت رکھی تھی جو انوار آسمانی کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ وہ اسماعیلی عقیدے کی ابتدا اور تاریخ کا مطالعہ کر چکے تھے اور جانتے تھے کہ اس میں تعلق باللہ حقیقی معنوں میں کہیں مذکور نہیں اور جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کی تائید میں حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ملی کہ جس نے امام زمانہ (یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدویت) کو نہیں پہچانا اور اس کی بیعت نہیں کی وہ جاہلیت کی حالت میں مرا تو آپ نے فوراً چھ ماہ تک مسلسل نماز روزہ اور دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کی اور پورے انشراح صدر اور رؤیاء صادقہ کے ذریعہ عقدہ کشائی کے بعد بیعت کا خط لکھ دیا اس دوران جن صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر قبلہ والد صاحب کے قبول احمدیت کے لئے دلائل اور دعا سے مدد کی ان میں حضرت سید بشارت احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ، حضرت میر محمد سعید صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور جز وقتی طور پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (بعد میں عرفانی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے۔

اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی محترمہ والدہ صاحبہ بھی بعد مطالعہ و استخارہ اور اطمینان قلب احمدیت قبول کر کے اس کی پُر جوش مبلغ بن گئیں۔ وہ پہلے سے ہی باوجود اسماعیلی ہونے کے نماز کی دلدادہ تھیں۔ احمدیت نے اس میں اور جلا پیدا کر دی۔ یہی حال دیگر عبادات کا تھا۔

احمدیت پر پوری طرح پختگیٔ ایمان اور یقین حاصل ہونے کے بعد آپ نے اپنے خاندان کے قریبی اور دور کے رشتہ داروں تک پیغام احمدیت پہنچایا اور اس کوشش میں کبھی کوتاہی نہ کی بلکہ ہر موقع پر کوئی نہ کوئی صورت نکال کر تبلیغ کا حق ادا کیا حضرت والدہ صاحبہ کے رشتہ داروں میں ان سے قبل ڈاکٹر ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے اور بہت زیادہ قرب حاصل ہونے کا شرف حاصل ہو چکا تھا مگر وہ اسماعیلی برادری سے تعلق نہ رکھتے تھے ان کے علاوہ حضرت ابراہیم الہ دین بھی قبول احمدیت سے شرف یاب ہوئے۔ اوّل الذکر صاحب کشف و رؤیا تھے۔ بیعت سے قبل تیس پینتیس لاکھ مالیت کی تجارت کے مالک تھے جو کہ بیعت کے بعد بہت کم رہ گئی۔ وہ فرماتے تھے کہ مجھے اس دولت کے ضیاع کا ذرا بھی غم نہ تھا کیونکہ اندیشہ تھا کہ اگر وہ رہتی تو ہمیں قبول احمدیت کی راہ میں رکاوٹ نہ بنتی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرے۔

غرض چار پانچ سال کے اندر حضرت والد صاحب اس لائق ہو گئے کہ اپنی تجارت کی ذمہ داریاں مستقلاً اپنے چھوٹے بھائی سیٹھ احمد الہ دین صاحب کے سپرد کر کے حج بیت اللہ کے سفر پر روانہ ہوں۔ ان دنوں جدّہ تک کا سفر بذریعہ سمندری جہاز اور تکمیل حج کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک کا ڈھائی سو میل کا پندرہ روزہ سفر بذریعہ اونٹ قافلہ کے ساتھ طے کیا جاتا تھا۔ راستے میں جا بجا بادیہ نشین عربوں کی بستیاں ملتی تھیں جہاں بعض دفعہ بدو لوگ اکثر بلند آواز سے آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑتے دکھائی دیتے تھے۔ جب جھگڑا اتنی شدت اختیار کر لیتا کہ قریب ہوتا کہ کسی نہ کسی کا سر پھوٹے گا تو کوئی نہ کوئی سمجھ دار شخص باآواز بلند کہتا صلوا علی محمد پھر چشم زدن میں خموشی طاری ہو جاتی اور سارا مجمع باآواز بلند درود شریف پڑھتا ہوا جھگڑے کی باتوں کو بھلا دیتا۔ قربان جایئے اس رحمۃ للعالمین کے جس کی قوت قدسیہ آج بھی چشم زدن میں فساد کو امن میں بدل دیتی ہے۔

والدین کے حج بیت اللہ سے واپسی پر ہمارے بڑے بھائی محترم علی محمد صاحب ایڈنبرا یونیورسٹی بغرض تعلیم روانہ ہوئے اور وہاں ان کا قیام سات سال تک رہا۔ قبلہ والد صاحب ان کی اعلیٰ دنیوی تعلیم کی طرف سے اتنے فکر مند نہ تھے جتنے کہ دینی تربیت کی طرف سے۔ چنانچہ ہر ہفتہ انہیں بذریعہ خط جو ہدایات جاری کی جاتیں یا جو استفسارات کئے جاتے ان کا تعلق جن باتوں سے تھا وہ یہ تھیں:۔

۱۔ نماز روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ
۲۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم
۳۔ اپنے ماہواری وظیفہ میں سے حسب استطاعت لندن مشن کو چندہ روانہ کرنا۔
۴۔ جب کبھی لندن آنا ہو تو مشن ہاؤس ضرور جانا اور اپنے مشنری سے بذریعہ خط وقتاً فوقتاً درخواست دعا اور دوسرے احمدی طلباء سے رابطہ
۵۔ سگریٹ پینے کا شوق پیدا نہ کریں
۶۔ داڑھی مونچھ رکھیں۔
۷۔ اور واپسی کے سفر کا اس طرح انتظام کریں کہ حج کے موسم میں حرمین شریفین کا حج و زیارت کر کے واپس وطن آویں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بھائی نے اپنے بزرگ والد کی ان تمام ہدایات پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد جزائے خیر دے۔

اسی طرح میں اپنی والدہ مرحومہ کی روح کے لئے ترقی درجات اور رحمتوں کی بارش کی دعائیں کرتی ہوں جنہوں نے قرون اولیٰ کی صحابیات رسول اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت قبول کرتے ہی پردہ سے متعلق قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیا حالانکہ ان کے سابقہ دین میں پردہ سخت ممنوع تھا اور جو اسماعیلی عورت پردہ نما لباس پہن کر ان کے جماعت خانے میں جاتی اسے اندر داخل نہ ہونے دیا جاتا۔ جب میں ایک طرف وہ دیکھتی ہوں اور دوسری طرف موجودہ نسل کی انہی بہنوں کے مزاج اور رنگ کو دیکھتی ہوں جن کے آباء و اجداد پردہ میں پیدا ہوئے اور مرے تو حیرت ہوتی ہے۔ یہی کیفیت ان کے جوش تبلیغ اور اقامت نماز کا تھا اور چندوں کی ادائیگی اور صدقات کا اور دینی اجتماعات کے اہتمام کے جوش کا۔

آخر میں میں تمام قارئین سے اپنے مرحوم بزرگ والدین اور عزیزم محمد صالح مرحوم کے حق میں دعا ئے بلندیٔ درجات اور جملہ لواحقین و پسماندگان کے حق میں صبر برضائے الٰہی کی درخواست کرتی ہوں اور تمام بزرگوں اور بہی خواہوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے بزرگ والدین کے حق میں حسنات اخروی کے لئے دعائیں فرمائیں اور ادارہ الفضل کی بھی مشکور ہوں جس نے انہیں اپنے اخبار میں جگہ دی۔

اعلان نکاح

عزیزہ نصرت پروین صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب حیدر آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم رشید احمد خان صاحب عادل آباد اخبار بدر مجریہ ۹؍۷۹ء میں ہو چکا ہے۔ مکرم محمد صادق صاحب اس خوشی میں ۱۰/ روپے شکرانہ فنڈ۔ ۱۰/ روپے اعانت بدر۔ ۱۰/ روپے شادی فنڈ۔ ۱۰/ روپے درویش فنڈ میں اور مکرم رشید احمد خان صاحب ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر کے درخواست کرتے ہیں کہ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ — ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

درخواست ہائے دعا

① ۔ محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ مقیم لندن۔ اپنی بچی کی صحتیابی اور اپنے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ② ۔ محترمہ شاہدہ خان صاحبہ مقیم امریکہ جملہ افراد خانہ کی صحت و سلامتی اور اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ③ ۔ مکرم محمد رفیق صاحب احمدی مقیم انگلینڈ۔ اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور اپنی بیٹی اور نواسہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ④ ۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ مقیم لندن۔ اپنے بچوں کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے اور ترقیات کے لئے اور ہر طرح کی خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ — ناظر بیت المال (آمد) قادیان۔

(آخری قسط)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مقدس اولاد اور نسل

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب تھے جن کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور انور پر یہ الہام نازل فرمایا کہ:-

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ - یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ - (تذکرہ ص۳۵۴)

یعنی ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مقدس وجود میں بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اس مقدس پوتا اور نافلہ کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ فرمایا:-

"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ" (تذکرہ ص۵۸۸)

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہے اور یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔

"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ" (تذکرہ ص۶۰۷، ص۶۵۱)

یہ تمام الہامات سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر ہیں کی ذات میں پورے ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ؎

مرا ناصر مرا فرزند اکبر
ملا ہے جس کو حق سے تاج وافسر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلافت ثالثہ کے لئے ایک پیشگوئی یہ بیان فرمائی تھی کہ اس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی۔ اور یہ پیشگوئی بھی بیان فرمائی تھی کہ اگر حکومتیں بھی اس سے ٹکرائیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی۔ چنانچہ خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ ایک نئے اور پرعظمت دور میں داخل ہو چکی ہے جس کے آثار زمین کے کناروں تک دکھائی دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عجیب نصرت کے نظارے دنیا دیکھ رہی ہے۔

ان الہامات کشوف اور رؤیا سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بروز ابراہیم کی اولاد اور نسل بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل اور اولاد کی طرح اللہ تعالیٰ کی پُرعظمت بشارت کے تحت پیدا ہوئی ہے۔ اور ہر آن اس کی نصرت اور حفاظت ان کے شامل حال ہے۔ یہی وہ پاک اولاد ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت سے بارگاہ الٰہی میں دعائیں کیں۔ بلکہ حضور کی کتب اور حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی اولاد کے لئے جس کثرت سے دعائیں کی ہیں۔ اتنی کسی اور امر کے لئے نہیں کیں۔ کیونکہ اب غلبۂ اسلام الٰہی مشیت کے مطابق اسی مقدس خاندان کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور پر بطور الہام یہ دُعا نازل ہوئی:-

رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً (تذکرہ ص۶۸۵) کہ اے میرے رب مجھے پاک اولاد عطا فرما اور خدا تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ دعائک مستجاب (تذکرہ ص۶۶۱) کہ تیری دعا قبول کی گئی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد اور نسل کے لئے جو دعائیں منظوم کلام میں کی ہیں وہ بڑی ہی ایمان افروز ہیں۔ بطور اختصار بعض پر معارف اشعار درج ذیل ہیں۔ فرمایا:- ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اُس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اس کے ہیں دو برادر اُن کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطّر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے میرے جاں کے جانی اے شاہ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
سُن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے اُن کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پناہ میں رکھیو سُن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں میرا نور
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اہل وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ایک طرف ان اشعار پر نگاہ ڈالی جائے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس ذریت و اولاد و نسل کی عظمت کو دیکھا جائے۔ تو ان اشعار کا ایک ایک لفظ عظیم الشان پیشگوئیوں کی صورت میں دکھائی دے رہا ہے۔ اس مقدس خاندان کی زیرِ قیادت جس قدر احمدیت کو ترقیات اور عظمتیں نصیب ہو رہی ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اور ان دعاؤں کے اثرات صرف حضور کی ذریتِ طیبہ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ حضور کی آئندہ آنے والی نسل کو بھی خدا تعالیٰ نے عظمت دی ہے۔ بلکہ یہ کہ قیامت تک اس مقدس نسل کو اور اس کے ساتھ خلوص رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے برکتوں کے وعدے دیئے ہیں۔ "کا نھم قوم لا یشقی جلیسھم"

آئندہ مقدس نسل

پیشگوئی "مصلح موعود" بلاشبہ خصوصیت سے پسرِ موعود کے متعلق ہے لیکن درحقیقت اس میں تحریک احمدیت کے آغاز و انجام کے اہم واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام مبشر اولاد بلکہ قیامت تک آنے والی حضور کی نسل کی عظمت بھی بیان کی گئی ہے۔ اس میں حضور کی آئندہ نسل کے متعلق اس طرح پیشگوئی بیان کی گئی ہے کہ:-

"ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کی ذریت طیبہ اور نسل کو جو بھی ترقیات نصیب ہو رہی ہیں۔ یا آئندہ قیامت تک نصیب ہونگی اور اس مقدس خاندان کی زیر قیادت مخلصین کو جو ترقیات نصیب ہونگی وہ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے وابستہ ہیں۔ کسی بھی دنیوی ملونی سے یہ ترقیات مبرّا ہیں۔ چنانچہ اسی پیشگوئی مصلح موعود میں یہ بشارت بھی موجود ہے کہ:-

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔"

(ایضاً)

یہ سب پیشگوئیاں اس وقت کی ہیں جب کہ مسلمانوں کے دوسرے گروہ سے الگ ابھی جماعتِ احمدیہ کا وجود ہی قائم نہیں ہوا تھا۔ لیکن آج اس حقیقت کو جو ان مقدس الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ دوست و دشمن سب زمین کے کناروں تک مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی ذریت طیبہ اور ذریت طیبہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ کو جو ترقیات نصیب ہو رہی ہیں وہ دُنیا کے کسی آدمی نے یا کسی گروہ یا جتھابندی یا کسی ایسی حکومت نے نہیں دیں بلکہ محض اور محض اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ اور اس کے مقدس کلام نے دی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا والوں نے تو اس مقدس قافلہ کی سخت مخالفت کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے وجود میں آنے سے بہت پہلے ۱۸۸۲ء میں ہی اپنے الہام میں بتا دیا تھا کہ:-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا

اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۰۴)

پس دُنیا میں تبھی امن قائم ہوگا جب دُنیا اس مقدس قافلہ کے ساتھ ملکر خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیگی۔ اب دُنیا والوں کا اپنا کام ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھائیں یا نہ اُٹھائیں۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن کریم میں بالخصوص حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی مقدس اولاد اور نسل کا ذکر ہے اور قرآن کریم میں مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کریں اور جو درود شریف نمازوں میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔ اس میں ان برکتوں اور انعامات کو طلب کیا جاتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی مقدس آل کو دی گئیں۔ اور آج اس درود شریف کا مفہوم ایک اور ایک دو کی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل بروز ابراہیم اور ان کی مقدس اولاد اور نسل پر صادق آرہا ہے۔ پس درود شریف کی صورت میں نمازوں کے اندر چودہ سو سال سے اُمت محمدیہ جو دعائیں کرتی رہی ہے وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔ اور اس صورت میں دورِ حاضرہ کے غیر احمدی دیوبندی۔ شیعہ۔ سُنی۔ اہلحدیث۔ مودودی بریلوی۔ حنفی۔ ندوی۔ تبلیغی۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ قادری وغیرہ وغیرہ مسلمان علماء کی حالت بڑی ہی قابلِ رحم ہے کہ وہ دن رات دعائیں تو یہ کرتے ہیں کہ ابراہیم اور آلِ ابراہیم جیسے انعامات ان کو ملیں۔ اور خدائی تائید و نصرت کے ساتھ ایک بروز ابراہیم اور اس کی مقدس اولاد کے خلاف برسرپیکار رہیں۔ جب کہ اپنی آنکھوں کے سامنے سب کچھ مشاہدہ کر رہے ہیں اور اتنی سی بات نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ اگر کسی بروز ابراہیم اور اس کی اولاد نے آنا ہی نہ تھا تو نمازوں میں ہر وقت اس کے لئے پورے اُمت محمدیہ کو قیامت تک دعائیں کرنے کی کیوں تلقین کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں [illegible] کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر [illegible] پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا [illegible] عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں [illegible] ظہور میں آجائیں۔" (سبز اشتہار صفحہ ۱۵)

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں [illegible]
([illegible])

منقولات

"بیشک وہ فرعون تھا ہم اُس کے [illegible]"

رانا افتخار احمد

"ہم ماتحت تھے ہمارا کوئی قصور نہ تھا"

صوفی غلام مصطفےٰ

لاہور۔ ۱۳ ر اگست (وقائع نگار خصوصی) ارشد اقبال کی والدہ رابعہ خانم، رانا افتخار کے بھائی اعجاز احمد اور صوفی غلام مصطفےٰ کے والد مسٹر جی آر بھٹی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اسلامی قانون شریعت کی رو سے ملک کے نامور مفتی جن میں مفتی جمیل احمد تھانوی مفتی محمد رمضان حزب الاحناف، مفتی عبدالرشید راولپنڈی اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی رائے میں یہ تینوں بے گناہ تھے۔ کیونکہ قصاص صرف حکم دینے والے پر واجب تھا۔ نہ کہ ماتحت ملازم پر بیان میں کہا گیا ہے ہم ان سے چور پریشان حال لوگ پاکستان کے ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان مرحومین کے لئے رمضان کے ہر جمعہ کے بعد اپنی مسجد میں کم از کم ایک قرآن پاک ختم کرائیں اور ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچائیں۔ اس کے علاوہ ہر نماز تراویح کے بعد ان کی مغفرت کے لئے دُعا کریں مشترکہ بیان میں رانا افتخار احمد۔ ارشد اقبال۔ اور صوفی غلام مصطفےٰ تینوں کے پھانسی سے قبل کے آخری الفاظ کے اقتباسات بھی جاری کئے گئے ہیں۔ رانا افتخار احمد نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے سپاہی ہیں۔ اور حق کی خاطر جان دے رہے ہیں۔ اللہ ہم کو اس کا اجر اگلے جہان میں ضرور دے گا۔ ہم ماتحت ملازم تھے۔ ہمارا کوئی قصور نہ تھا۔ ارشد اقبال کا آخری پیغام تھا قابل فخر ہیں وہ مائیں جنہوں نے زندگی میں ۱۹۷۱ء میں ایک شہید بیٹے کا غم برداشت کیا ۱۹۷۴ء میں دوسرے بیٹے کو قتل کر دیا گیا اور اب تیسرے بیٹے کا غم برداشت کریں گی۔ اور یہ تمام واقعات رمضان میں ہی وقوع پذیر ہوئے۔ صوفی غلام مصطفےٰ نے کہا بھٹو فرعون تھا۔ [illegible] ہم اس کے غلام تھے اس کے حکم پر بے گناہ لوگوں کا خون لیتے تھے۔ وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا اور ہم بھی بے گناہی کے الزام میں قربان کئے جا رہے [illegible] بندے تھے۔ (بحوالہ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۴ اگست ۱۹۷۹ء)

اخبارِ قادیان

○ مکرم محمد موسیٰ صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸/۷/۷۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے طارق احمد نام تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ درویش کا پوتا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور نیک صالح بنائے۔

○ مکرم بہادر خان صاحب درویش تا حال بستر علالت پر اور تکلیف میں ہیں احباب اُن کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ ○ مکرم مخدوم حسین صاحب خادم مسجد اقصیٰ اب رُو بصحت ہیں۔ ○ مکرم محمد سلیمان صاحب بہاری کی اہلیہ صاحبہ تاحال بیمار ہیں کامل شفا پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

○ مورخہ ۲/۹/۷۹ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر پروفیسر جامعہ احمدیہ و سابق مبلغ سری لنکا ماریشس و مشرقی و مغربی افریقہ (برادر مکرم محمد ابراہیم صاحب درویش ریڈیو میکر) نے تبلیغی میدان کے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔

○ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ پاکستان میں اپنے عزیز و اقارب کے پاس ایک ماہ گزارنے کے بعد مورخہ ۳/۹/۷۹ کو قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ایک عالم کا قبول احمدیت (بقیہ صفحہ اوّل)

جوابًا آپ نے فرمایا کہ ویسے تو لٹریچر پڑھنے سے بھی حقیقت تک پہنچ چکا تھا لیکن [illegible] زیادہ تر اس بات نے مجھ پر کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے [illegible] دعویٰ فرمایا تو سب غیر تو غیر ہوئے ہی تھے اپنے بھی دشمن ہو گئے۔ اور آپ [illegible] کو ختم کرنے کا کونسا حربہ ہے جو علماء نے استعمال نہ کیا ہو لیکن [illegible] سے تجاوز کر گئی در اصل اللہ تعالیٰ کی تائید اس جماعت کے ساتھ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ حضرت صاحب نے تو پہلے ہی یہ فرما دیا ہوا ہے کہ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

چنانچہ اب میں احمدیت کے اظہار سے [illegible] زندگی [illegible] نہیں نیز آپ نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بیعت قبول فرمانے کے لئے [illegible] ایک درخواست بھی دی تھی۔ لہٰذا آپ کی بیعت لی گئی۔ اور آپ کی استقامت کے لئے دعا کی گئی۔ گذشتہ دنوں آپ کے شاگردوں نے آپ کو [illegible] کر کے مجبور کرنے کی کوشش کی تھی کہ آپ احمدی نہ ہوں۔ محترم مولانا صاحب سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور ان کے شاگردوں کو بھی احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ حمید [illegible] مبلغ حیدر آباد۔

درخواست دُعا

عاجز نے اپنے مختصر قیام قادیان کے دوران جو کچھ دیکھا اور جو محبت محترم امیر صاحب اور اُن کے رفقاء درویشان کرام سے پائی اس پر دل سے خدا کی حمد نکلتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

نیز عاجز دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری دم تک خدمت اسلام کی توفیق دے اور غلبہ اسلام کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ۲۔ میرا چھوٹا بیٹا محمد الیاس منیر جامعہ احمدیہ کے درجہ خامسہ میں ہے اس کی شاندار کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو مجھ سے بھی بہتر مبلغ بنا دے۔ ۳۔ اس سے بڑا لڑکا محمد ادریس منیر ایم ایس سی نائیجیریا میں نصرت جہاں کے سکول میں بطور ٹیچر جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے بھی وہاں بہترین نمونہ قائم کرنے کی توفیق دے۔ ۴۔ میرا سب سے بڑا لڑکا محمود احمد منیر بنک آفیسر اور اُسکی بہن ناصرہ کے خادم دین بننے کیلئے بھی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ اہلیہ اُم مبارکہ نسرین جو گذشتہ بیس سالوں سے علیل چلی آرہی ہیں اور احباب جماعت کی دُعاؤں کی بدولت ہی اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں معجزانہ نصرت فرمائی اور پہلے سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ سے نوازے تا غلبہ اسلام کی مہم میں وہ بھی میرے ساتھ پہلے سے بہتر رنگ میں حصہ لیتی رہیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل منیر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ سابق مبلغ سری لنکا۔ ماریشس مشرقی و مغربی افریقہ۔

قادیان میں رخصتانہ کی ایک تقریب!

مؤرخہ ۲۹ کو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش ریڈیو میکر کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر نُسرت بی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ کے ساتھ ہو چکا تھا ——— چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے تلاوت و نظم خوانی کے بعد اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ برات مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کے مکان پر گئی۔ وہاں بھی تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک نے اس خوشی میں ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

رخصتانہ کی اس تقریب میں شرکت کی غرض سے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے بھائی مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر پروفیسر جامعہ احمدیہ پاکستان سے اپنی اہلیہ اور بعض اقرباء کے ہمراہ تشریف لائے تھے اسی طرح بریلی سے قریشی محمد ناصر صاحب اور شاہجہانپور سے مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈوکیٹ نے شرکت کی۔

(ایڈیٹر بدر)

ولادت:- خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مظفر احمد صاحب اقبال کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۱۵ ؍ ۷۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کا پوتا ہے۔ بچے کا نام "آصف اقبال مبشر" رکھا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادم دین بنائے آمین

خاکسار: عبد الحمید ظفر قادیان

دُعائے مغفرت:- سکندر آباد سے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے رشتہ میں ماموں محترم نور الدین الٰہ دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چنتہ کنٹہ کے سمدھی اور محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کے بہنوئی تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔

مرزا وسیم احمد
(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRUDUCTS KANPUR.
Manufacturers & order Suppliers.
PHONES: 52325 - 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول
اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ
چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکشن
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت کیلئے
اور تبادلہ کیلئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE: 76360.

معاونین خاص وقف جدید قادیان

(۲)

مندرجہ ذیل مخلصین نے انجمن وقف جدید قادیان کے معاونین خاص بن کر یکصد سے تین صد روپے تک کے وعدہ جات لکھوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس مالی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

دیگر صاحب استطاعت احباب سے بھی اُمید ہے کہ وہ بھی معاونین خاص کے زمرہ میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ وباللہ التوفیق

نوٹ:- جن احباب کے نام شائع ہونے سے رہ گئے ہوں وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں ——— انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

(قادیان)

۱۔ مکرم شمس الحق خان صاحب (معلم وقف جدید قادیان)

(یوپی)

۲۔ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ
۳۔ 〃 اکرام محمد صاحب راٹھ
۴۔ 〃 محمد یونس صاحب میرٹھ
۵۔ 〃 عبد الحی صاحب فیض آباد

(کیرالہ)

۶۔ مکرم ڈی۔ اے۔ عبد اللہ مصطفیٰ صاحب پینگاڈی
۷۔ 〃 اے۔ پی۔ کنجی صاحب 〃
۸۔ 〃 یوحسن صاحب کنانور
۹۔ 〃 ای۔ دی۔ عبد الواحد صاحب کوڈالی
۱۰۔ 〃 ایم۔ عبد الرزاق صاحب 〃
۱۱۔ 〃 ایم۔ اے۔ محمد صاحب کوڈیاتھور
۱۲۔ 〃 ایم۔ سی۔ محمد صاحب 〃
۱۳۔ 〃 ایم۔ عبد الرشید صاحب موگرال
۱۴۔ 〃 صدیق امیر علی صاحب موگرال
۱۵۔ 〃 بشیر احمد صاحب صدیق 〃

(کرناٹک)

۱۶۔ مکرم ایم اے بشیر صاحب مرکرہ
۱۷۔ 〃 ایم محی الدین صاحب 〃
۱۸۔ مکرم بی۔ شیخ علی صاحب مرکرہ

(آندھرا پردیش)

۱۹۔ مکرم عبد المجید صاحب انصاری حیدر آباد
۲۰۔ 〃 محمد وقار احمد صاحب 〃
۲۱۔ 〃 مشتاق احمد صاحب منیر 〃
۲۲۔ 〃 محمد مظہر الدین صاحب 〃

(بہار)

۲۳۔ مکرم منصور خان صاحب موسیٰ بنی مائنز
۲۴۔ 〃 شیخ بشارت احمد صاحب 〃
۲۵۔ 〃 شیخ ہمدم صاحب 〃
۲۶۔ 〃 شیخ رمضان صاحب 〃
۲۷۔ 〃 محفوظ الرحمٰن صاحب 〃
۲۸۔ 〃 مبارک احمد صاحب 〃
۲۹۔ 〃 منور احمد صاحب 〃
۳۰۔ 〃 شیخ نعیم صاحب 〃
۳۱۔ 〃 شیخ داؤد خان صاحب 〃
۳۲۔ 〃 نذیر احمد صاحب 〃
۳۳۔ 〃 عبد النقی صاحب برہ پورہ

(جموں و کشمیر)

۳۴۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھدرواہ

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی مؤرخہ ۳۰ ؍ ۴ تک منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین!

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ کالیکٹ

قاضی .... مکرم اے پی کنجاموصاحب

جماعت احمدیہ وانیم امبلم

صدر جماعت .... مکرم سی۔ کے۔ علوی صاحب
سیکرٹری مال .... 〃 ایم۔ کے۔ محمد بشیر صاحب فاضل
سیکرٹری تبلیغ .... 〃 سی۔ ایچ کوموخان صاحب

جماعت احمدیہ ناررویٹا

صدر جماعت ...... مکرم حضرت علی احمد صاحب
سیکرٹری مال ...... 〃 شمس الدین احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... 〃 ڈاکٹر بدر الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ .... 〃 مجیب الرحمٰن صاحب

ولادت:- خاکسار کے چھوٹے بھائی حمید احمد غوری کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ ۱۸ ؍ ۷۹ کو پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "طلعت" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی اور قرۃ العین بننے کیلئے دُعا فرمائیں (خاکسار محمد انعام غوری)

سرینگر کشمیر میں آٹھویں سالانہ کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس سرینگر میں ۹ و ۱۰ ستمبر بروز اتوار و سوموار منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر طرح کامیاب و بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار:
محمد حمید کوثر۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

احباب جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ و اتوار، بمبئی میں ہوگا۔

★ — مقام انعقاد: برلاہال۔ چوپاٹی بمبئی۔

★ — صدر مجلس استقبالیہ محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی ہوں گے۔

★ — ہندوستان کی تمام جماعتوں اور احباب کرام سے بھی درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں شمولیت فرمائیں۔ نیز جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر کی خواتین و حضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

★ — احباب کو بمبئی سنٹرل سٹیشن پر اترنا ہوگا۔ خدام اسٹیشن پر مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے موجود ہوں گے۔ الحق بلڈنگ ۱۷۔ داؤجی ایم سی اے روڈ بمبئی نمبر ۸ سٹیشن کے بالکل قریب ہے۔ مہمانان کرام "الحق بلڈنگ" پہنچ جائیں۔ خط و کتابت مبلغ انچارج کے پتہ پر کی جائے۔

★ — مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق مختصر سا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام کے جماعتی انتظام کے علاوہ جو دوست اور تعلیم، سہولت کی خاطر ہوٹل میں ٹھہرنا پسند فرمائیں، وہ مبلغ انچارج کو رقم بھجوا کر ہوٹل میں ریزرویشن کروا سکتے ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:
غلام نبی شیلانہ فاضل۔ بی اے مبلغ سلسلہ
(الحق بلڈنگ۔ ۱۷ داؤجی ایم سی اے روڈ بمبئی ۸)

جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب فیصلہ جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی تیرہویں کانفرنس اس مرتبہ "شاہجہانپور" میں، ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء (بمطابق ۲۴۔ ۲۵ اخاء) بروز بدھ، جمعرات منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور اترپردیش و راجستھان کی جماعتوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شمولیت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

★ — قیام و طعام کی ذمہ داری مقامی احباب جماعت اور کانفرنس پر ہوگی۔

★ — مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

★ — اترپردیش اور راجستھان کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" خاکسار صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ خط و کتابت صدر مجلس کے نام کی جائے۔

★ — احباب دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔

خاکسار
مکرم ڈاکٹر محمد عابد حسین قریشی جنرل سیکرٹری شاہجہانپور :: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ، صدر مجلس استقبالیہ :: مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ سیکرٹری

C/O Ahmadi & Co, Bahadur ganj
SHAHJAHANPUR - 242001 (U.P)

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور
انسپکٹر بیت المال آمد (جنوبی ہند)

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال مورخہ ۹/۷۹-۱۰ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق جنوبی ہند کی جماعتوں کا مالی دورہ فرما رہے ہیں۔ انسپکٹر صاحب موصوف اپنے دورہ میں پڑتال حسابات، وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے علاوہ گذشتہ تحریک کے لئے بجٹ بھی تشخیص فرمائیں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ جملہ امور میں حسب سابق تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۹/۷۹
اٹاکیسی	۱۳ ۹/۷۹	۱	۱۴ ۹/۷۹
اندور	۱۵	۱	۱۶
مدراس	۱۷	۵	۲۲
کالیکٹ	۲۳	۳	۲۶
کوڈیا تھور	۲۶	۱	۲۷
ٹیلی چری	۲۷	۱	۲۸
پینگاڈی	۲۸	۲	۳۰
موگرال	۳۰	۲	۲ ۱۰/۷۹
کینانور۔کرولائی	۲ ۱۰/۷۹	۲	۴
کوڈالی	۴	۱	۵
تھیراپرم	۵	۱	۶
دانیم المسلم	۶	۱	۷
کرولائی	۷	۱	۸
منڈارگھاٹ	۸	۱	۹
الانور	۹	۱	۱۰
موریاکنی	۱۰	۱	۱۱
کرناگاپلی۔ آرپی	۱۲	۳	۱۵
کوٹار	۱۵	۱	۱۶
ساتان کولم	۱۶	۱	۱۷
میلاپالم	۱۷	۲	۱۹

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
مسلہ ٹاسی	۲۰ ۱۰/۷۹	۲	۲۲ ۱۰/۷۹
بنگلور	۲۳	۴	۲۷
مرکرہ	۲۷	۳	۲۹
شیموگہ	۲۹	۲	۳۱
ساگر	۳۱	۱	۱ ۱۱/۷۹
سوراب	۱ ۱۱/۷۹	۱	۲
ہبلی	۲	۱	۳
بلاری	۳	۱	۴
دیودرگ	۴	۱	۵
تیماپور	۵	۱	۶
یادگیر	۶	۳	۹
چنتہ کنٹہ۔ وردمان	۹	۲	۱۱
جڑچرلہ	۱۱	۱	۱۲
شادنگر	۱۲	۱	۱۳
حیدرآباد و سکندرآباد	۱۳	۸	۲۱
چندہ پور کاماریڈی	۲۱	۲	۲۳
عادل آباد	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد	۲۵	۱	۲۶
عثمان آباد	۲۷	۱	۲۸
بمبئی	۲۹	۵	۴ ۱۲/۷۹
کامٹہ	۴ ۱۲/۷۹	۲	۸
قادیان براستہ دہلی	۱۰ ۱۲/۷۹	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ رانچی (بطور انسپکٹر تحریک جدید)

جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ رانچی، وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں صوبہ یوپی کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ لہذا عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ مکرم موصوف سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

رانچی۔ سکرا۔ مودھا۔ کھریا۔ کانپور۔ فتح پور۔ بیرہ دھن سنگھ پور۔ بنارس۔ فیض آباد۔ گونڈہ۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ ننگلہ گھنو۔ امروہہ۔ سردار نگر۔ دہلی۔ جے پور۔ اودے پور۔ سانڈھن۔ صالح نگر۔ میرٹھ۔ الخولی۔ انبیٹھہ۔ بجوپورہ۔ کوپخ۔ چرگاؤں۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے